Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363

Issue 1, Vol 6 ,January-March,2024

شمارہ ۱، جلد ۶، جنوری—مارچ، ۲۰۲۴

سوشل میڈیا (یوٹیوب، فیس بک اور انسٹاگرام) کی آمدن کا شرعی حکم

Shariah Ruling of Earning via social media: A case study of YouTube, Facebook and Instagram

نوردین[1]

ناصر خان[2]

Keywords:
Social Media,
Earning,
Shariah Ruling,
Facebook,
YouTube,
Instagram,

Abstract:
In recent years, social media has transformed from a simple medium for communication to a competitive hub for earning and trading in recent years. The internet's progress has reshaped income generation, with platforms offering opportunities for individuals and businesses alike. Yet, the question arises: Is earning through social media permissible in *Shariah*? Can Muslims use these platforms for income?

This research seeks to assess the compatibility of contemporary social media earning methods with Islamic principles. By exploring *Shariah*-compliant and prohibited practices, this study aims to provide shariah ruling in light of Islamic Principles about earning via social media platforms by examining practices that are permitted or banned.

1. ایم فل اسکالر، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد۔

2. ایم فل اسکالر، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد۔

تعارف:۔

دس سے پندرہ سال پہلے سوشل میڈیا صرف رابطے اور تفریح کا ذریعہ تھا، لیکن آج کے اس جدید دور میں انٹرنیٹ نے نہ صرف بے حد پیش رفت کی ہے، بلکہ کمانے اور تجارت کے طریقوں کو بھی بدل کرر کھ دیا ہے، اور پیسے کمانے کے لئے مختلف پلیٹ فارمز لانچ کیے ہیں، جس سے تجارتی اداروں اور مصنوعات کی مارکیٹنگ کے ساتھ ساتھ آج وہ پیسے کمانے کی بھی ایک بڑی انڈسٹری بن گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر آج مختلف ٹی وی چینلز، بلوگنگ، مختلف ویڈیوز اشتہارات اور اس طرح مختلف مہارتوں کے ذریعے سے لوگ پیسے کمار ہے ہیں۔ سوشل میڈیا انٹرنیٹ پر منحصر اپیلی کیشنز ہیں، جو خیالات اور ٹکنالوجی کی بنیادوں پر ویب سائٹس میں بنائی جاتی ہیں اور اپنے استعمال کرنے والوں کے لیے معلومات کی تخلیق اور تبادلے میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

سوشل میڈیا کی ویب سائٹس میں فیس بک (Facebook) یوٹیوب(YouTube) انسٹا گرام(instagram) وغیرہ شامل ہیں۔ جن کو آگے چل کر وضاحت کے ساتھ بیان بھی کیا جائے گا۔ سوشل میڈیا کی بدولت آج تجارت کے طور طریقے بدل چکے ہیں۔ شریعت اسلامی جدید ٹکنالوجی اور اس طریقوں سے پیسے کمانے سے منع نہیں کرتی، لیکن ضروری ہے کہ وہ طریقہ اسلام کی حدود و قیود کی پاسداری کررہا ہو۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان طریقوں کا شرعی جائزہ لیا جائے کہ ان میں کونسے طریقے جائز اور کونسے ناجائز ہیں؟

سوشل میڈیا کا تعارف:

سوشل میڈیا دو لفظوں ''سوشل'' اور ''میڈیا'' سے مل کر بنا ہے۔(Social) سوشل لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی معاشرتی، اجتماعی یا جماعتی ہے۔ اس طرح سوشل کا مطلب ہے: جماعت پسند، میل جول رکھنے والا۔[3] میڈیا لاطینی زبان کے لفظ میڈیس سے ماخوذ ہے اور میڈیم کی جمع ہے جس کے معنی ذرائع ابلاغ، رابطے کے ہیں۔[4] سوشل میڈیا سے مراد انٹرنیٹ بلاگز، سماجی روابط کے پلیٹ فارمز، موبائل، ایس ایم ایس وغیرہ ہیں۔ جن کے ذریعے سے سماجی روابط کو فروغ دیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا انٹرنیٹ سے جڑا ایک ایسا نیٹ ورک ہے، جو افراد اور ساتھ ہی اداروں کو ایک دوسرے سے مربوط ہونے، خیالات کا تبادلہ کرنے، اپنے پیغام کی ترسیل کرنے اور ساتھ ہی انٹرنیٹ پر موجود دیگر کئی چیزوں (گرافکس، ویڈیوز، آڈیوز، پوسٹرز) کو ایک دوسرے کے ساتھ شیئر(Share) کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

پچھلی ایک دو دہائیوں میں اس میں تیز رفتاری سے ترقی ہوئی ہے اور اب انٹرنیٹ ہر شخص کی دلچسپی کا مرکز بن چکا ہے۔ گوگل (Google) اس میدان میں موجد کی حیثیت رکھتا ہے، جس نے دو مقبول سائٹس (YouTube) اور آرکٹ (Orkut) کا آغاز کیا تھا، فیس بک کے آغاز کے بعد اس کی بڑھتی مقبولیت کی بناء پر orkut میں لوگوں نے دلچسپی کھودی اور فیس بک دھیرے دھیرے اس میدان کا لیڈر بن گیا۔ فیس بک کے علاوہ اس دوران کئی اور سائٹس اس میدان میں داخل ہوئیں جیسے، لنکڈان (Linkedin)، واٹس ایپ (What's app) (Instagram)، ٹوئیٹر (Twitter)، اور سنیپ چیٹ (Snap chat) وغیرہ، آج دنیا بھر میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی سائٹس میں فیس بک (Facebook)، یوٹیوب (YouTube) انسٹا گرام (Instagram)، اور ٹوئیٹر (Twitter) کا شمار ہوتا ہے۔

سوشل میڈیا کی مقبولیت، اس کی ٹکنالوجی اور اس کی اپیلی کیشنز کی مہارت میں نہیں چھپی ہوتی، بلکہ انسانی فطرت اس کی اصل وجہ ہے دنیا میں زیادہ تر وہ ٹکنالوجی اور دریافتیں کامیاب ہوتی ہیں، جنھوں نے یا تو انسان کے کاموں کو آسان بنادیا ہے یا اس کی فطرت سے قریب تر رہی ہیں۔ سوشل میڈیا انسان کو آپس میں گفتگو کرنے، اپنے خیالات کا تبادلہ کرنے اور مختلف Platform پر اپنی باتیں رکھنے کا موقع پوری آزادی

---

[3] ۔ ریختہ، اردو لغت، سوشل، تاریخ رسائی: 23 نومبر 2023، https://www.rekhta.org/urdudictionary?lang=ur

[4] ۔ ریختہ، اردو لغت، میڈیا، تاریخ رسائی: 23 نومبر 2023، https://www.rekhta.org/urdudictionary?lang=ur

کے ساتھ دیتا ہے۔2000ء میں بے شمار سوشل میڈیا platformنے افراد کے مابین روابط میں آسانی اور سہولت پیدا کی۔ان platformکی بدولت تعلیم،کاروبار،حالات حاضرہ سے آگاہی اور عام دلچسپی کے موضوعات کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا کی تعریف:

The Merriam Webster dictionary:نے سوشل میڈیا کی تعریف اس طرح کی ہے

> "Social media as forms of electronic communication [as websites for social networking and blogging] through which users create online communities to share information, ideas, personal messages and other content [as videos]"[5]

سوشل میڈیا ویب سائٹس مراد مواصلات اور موبائل ٹکنالوجیز کے ذریعے سے کمیونی کیشن کاانعقاد ہے،یہ انٹرنیٹ سے منسلک ایسا گروہ ہے جو نظریاتی اور تکنیکی بنیادوں پر ترتیب دیا گیا ہے۔جو صارف کو مواد کی تبدیلی اور منتقلی کی اجازت دیتا ہے۔

سوشل میڈیا کی تاریخ وارتقاء

سوشل میڈیا موجودہ صدی کا سب سے بڑا انقلاب ہے، جس نے پوری دنیا کو اپنے حصار میں لے لیا ہے،انسان نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ پوری کی پوری دنیا سمٹ کر اسکے ہاتھوں کی انگلیوں میں ایک موبائل ڈیوائس کے ذریعے سما جائے گی۔سوشل میڈیا اس وقت دنیا کا سب سے بڑا برق رفتار ہتھیار ہے، جس کے ذریعے سے آپ پوری دنیا میں رہنے والے انسانوں کو اپنا پیغام تحریر،تصویر اور تقریر کے ذریعے پہنچا سکتے ہیں۔مختلف سوشل میڈیا ایپلیکیشنز نے پوری دنیا میں رہنے والے سات ارب سے زائد لوگوں کو اپنے سحر میں مبتلا کر دیا ہے،کاروبار،انٹرٹیمنٹ، تعلیم، سماجی رابطے،سیاست،مذہب اور معیشت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں سوشل میڈیا کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہی نہیں بلکہ اسکے بغیر امور کو سرانجام دینا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ترقی یافتہ ممالک کیساتھ ساتھ اب ترقی پذیر ممالک میں بھی سیاست میں سوشل میڈیا مرکزی کردار ادا کر رہا ہے، سیاسی پارٹیاں عوام تک اپنا منشور دور پیغام پہنچانے کیلئے سوشل میڈیا کو استعمال کرتے ہیں، یہ عوام میں ایک مؤثر بیانیہ بنانے کیلئے اہم ہتھیار ہے۔[6]

سوشل میڈیا کی تاریخ بڑی دلچسپ اور حیرت انگیز ہے۔سوشل میڈیا کا آغاز 1960ء کی دھائی میں عوامی ای میل کی آمد سے ہوا،e-mail اصل میں ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر پر پیغامات کا تبادلہ کرنے کے لئے ایک طریقہ تھا جس میں پیغام دینے اور وصول کرنے والے کمپیوٹر کو آن لائن کرنے کی ضرورت تھی اس ضرورت نے سوشل میڈیا کے لئے تحریک ہموار کی سوشل میڈیا کے بانیوں میں لارنس رابرٹس جو 1968ء میں ارپانیٹ نامی منصوبے کے رہنما تھے،جو محکمہ دفاع کے لئے اپریشنل پیکٹ،سوئچنگ نیٹ ورک اور عالمی سطح پر انٹرنیٹ کے بنیادی نیٹ ورک اور گلوبل انٹرنیٹ کے لئے تشکیل دیا گیا تھا۔[7]

سوشل میڈیا کی ابتداء 1969ء کمپوسروو(CompuServe) نامی ایک کمپنی سے ہوئی اور پھر پہلی الیکٹرانک میل 1971ء میں کی گئی ۔1978ء میں بلیٹن بورڈ سسٹم 1979ء میں نیٹ کا استعمال اور 1985ء میں پوری دنیا کا الیکٹرانک رابطہ قائم کیا گیا۔1988ء میں انٹرنیٹ ریلے چاٹ اور 1989ء میں ڈبلیو بی سی کا آغاز ہوا۔1991ء میں ویب پیج کو عوام کے لئے کھولا گیا۔یہ پہلا ویب پیج ٹم برنربی

---

[5]. Merriam Webster, *social media* Access:20 Dec2023, https://www.merriam-webster.com/dictionary social%20media

[6]۔صبغت حسین،سوشل میڈیا اور ہمارے کرنے کا کام،تاریخ رسائی:21نومبر2023، https://www.rafeeqemanzil.com

[7]۔نبیل احمد قریشی،سوشل میڈیا سے دورِ جدید تک،تاریخ رسائی:10نومبر2023، https://www.nawaiwaqt.com.pk/07-Apr-2020/1142617

نے بنایا۔1993ءمیں موساک اور1994ءمیں پہلا بلوگ بنایا گیا۔1995ءمیں پرسنل ہوم پیج1996ءمیں آئی سی کیواور1997ءمیں دی بلوگ جم بر گرنے ابتداء کی۔[8]

1997ءمیں ہوٹ میل اوراےاوایل کاآغاز ہوا1997ءمیں Sixdegreed.com پہلی معروف سوشل نیٹ ورک سائیٹ تھی جس نے استعمال کنندہ کے لئے پروفائل تجویز کی تھی.1998ءمیں انٹرنیٹ کی دنیاکا بڑااوراہم سرچ انجن گوگل "Google" کی ابتداءہوئی۔1999ءمیں لائیو جنرل،بلوگر،فائل شیئر نگ،ٹوپ سٹار قائم ہوئے۔ویکیپیڈیا(انسائیکوپیڈیا)اورایپل آئی پوڈز کی ابتداء2001ءمیں ہوئی2002ءمیں فرینڈز سٹر اور2003ءمیں انٹرنیٹ کی دنیامیں سوشل نیٹ ورکنگ اور بک مارکنگ سائٹس کااضافہ ہوا۔اس کے ساتھ ساتھ لنکڈن،مائی سپیس،اسکائپ اور2004ءمیں فیس بک،پوڈکاسٹنگ،امیج ہوٹنگ،فلکرڈگ سوشل بک،مارکٹنگ قائم کی گئی۔فیس بک سائٹ کواستعمال کرنے والوں کی تعداد اب تقریباً9.989بلین ہے[9]۔اوردنیاکی سب سے زیادہ مشہورویب سائٹ ہے۔2005ءمیں یوٹیوب(YouTube)بنائی گئی۔

فیس بک کے بعد سب سے زیادہ استعمال ہونے والی یوٹیوب کی ویب سائٹ ہے،جس کے صارفین 2.70 بلین ہیں،یوٹیوب پریمیئم کے 2023 میں دنیا بھر میں 80 ملین فعال صارفین ہیں۔یوٹیوب کوویب سائٹ اورایپ کے ذریعے 122 ملین سے زیادہ لوگ روزانہ دیکھتے ہیں10۔گوگل (سرچ انجن) نےاکتوبر2006ءمیں 1.65 بلین ڈالرزمیں یوٹیوب کو خریدااس وقت یوٹیوب دنیاکادوسرا بڑاسرچ انجن ہے،2006ءمیں جسٹن،ٹی وی اورٹویٹرکاآغاز ہوا۔2012ءمیں موبائیل سبسکرپشن کی ابتداءہوئی۔[11]

یوٹیوب کاتعارف:

YouTube is a free video sharing website that makes it easy to watch online videos. You can even create and upload your own videos to share with others. Originally created in 2005, YouTube is now one of the most popular sites on the Web, with visitors watching around 6. billion hours of video every month. [12]

یوٹیوب ایک مفت وڈیو شیئرنگ ویب سائٹ ہے جس کے ذریعے سے آپ آن لائن وڈیوزدیکھ سکتے ہیں اوربنا بھی سکتے ہیں،آپ اس کے ذریعے سے اپنی وڈیوزبناکراپلوڈکرکے دوسروں کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں۔یوٹیوب کو2005ءمیں بنایا گیا،یوٹیوب اب ایک مشہوراورسب سے زیادہ مقبول سائٹس ہے ویب کے اوپر،جہاں یوٹیوب کووزٹ (YouTube)ویڈیو شیئرنگ ویب سائٹس کی دنیاکاایک مقبول ترین نام ہے اور سماجی رابطے کی سب سے مشہورویب سائٹ فیس بک (Facebook)کی طرح یوٹیوب بھی ہماری زندگی کاایک اہم اور بڑاحصہ بن چکاہے۔یوٹیوب وہ انٹرنیٹ ہے جوایک انسان کودوسرے سے جوڑتا ہے۔

8۔راشد بلوچ،سوشل میڈیا،ارتقاواثرات اورامام زمانہ کی بصیرت افروزراہنمائی،تاریخ رسائی:10نومبر2023، https://www.alfazl.com/2022/08/04/51976/

9. Wikipedia, Facebook, Access Date: Nov 11,2023, https://en.wikipedia.org/wiki/Facebook

10. Wikipedia, *youtube*, Access Date: Nov 13,2023,https://www.wikepedia.com

11. Wikipedia, *History of Mobile*, Access Date: Nov 23,2023,https://www.wikepedia.com

12. Gcf Global, *what is you tube,* Access Date: Nov 23,2023,http://edu.gcfglobal.org/en/you tube/what-is-you tube/1/

یوٹیوب کی تاریخ

یوٹیوب 2005ء میں تین نوجوانوں نے پے پال (PayPal) کی مدد سے بنایا تھا۔ان نوجوانوں میں اسٹیفن چن،(Steve chen) جاوید کریم(Jawed Karim)اور چاڈ ہرلے(Chad Hurley)شامل تھے۔یوٹیوب پر سب سے پہلی ویڈیو اپلوڈ کرنے کا کارنامہ بنگلادیش سے تعلق رکھنے والے 34 سالہ جاوید کریم نے 23 اپریل 2005ء میں انجام دیا تھا۔یہ ویڈیو 18 سیکنڈ پر مشتمل تھی اور اس میں چڑیا گھر میں موجود ایک ہاتھی کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی تھی۔جاوید کریم jawed Karim ہی یوٹیوب کے تین مشترکہ بانیوں میں سے ایک تھے۔بنگلا دیشی والد نعیم الکریم کے ہاں جرمنی میں پیدا ہونے والے جاوید کریم 1992ء میں امریکہ منتقل ہوگئے۔ ای کامرس کے ادارے پے پال (PayPal) میں نوکری کے باعث تعلیم ادھوری چھوڑ دی،تاہم 2011ء میں انہوں نے کمپیوٹر سائنس میں اسٹینفورڈ یونیورسٹی سے ماسٹرز کیا۔اور جب یوٹیوب کو گوگل نے خرید لیا تو محض 21 سال کی عمر میں تعلیم کو خیرآباد کہنے والے جاوید کریم کو اس وقت کے حساب سے 64 ملین ڈالر حاصل ہوئے جس نے انہیں دنیا کے امیر افراد کی فہرست میں لا کھڑا کیا۔

یوٹیوب کے مطابق 2015ء میں امریکیوں نے 600 ملین گھنٹوں کی صرف خوبصورتی اور میک اپ کی ویڈیو دیکھیں۔ہر ماہ یوٹیوب پر 4 بلین سے زائد گھنٹوں کی ویڈیو دیکھی جاتی ہیں۔یوٹیوب کی تاریخ کی سب سے ناپسندیدہ ویڈیو جسٹن بائبر کی بے بی"Baby" ویڈیو ہے۔آپ کو یوٹیوب ویڈیوز پر کیے جانے والے تبصرے 75 سے زائد زبانوں میں دکھائی دیں گے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی 95 فیصد آبادی تک یوٹیوب کی رسائی ممکن ہے۔یوٹیوب کا سب سے پہلا آفس کیلیفورنیا میں واقع پیزا جوائنٹ کے اوپر قائم کیا گیا تھا۔اس کی وجہ اس کا کم کرایہ تھا۔ایک منٹ کے دوران یوٹیوب پر دنیا بھر سے 100 گھنٹوں سے زائد کی ویڈیو اپ لوڈ کی جاتی ہیں۔[13]

یوٹیوب پالیسیز

یوٹیوب یوزر کو مندرجہ ذیل پالیسیز کا خیال رکھنا پڑتا ہے[14]

1. یوٹیوب اور چینل مواد کی حوصلہ افزائی کرتا ہے غلط اور غیر قانونی طریقے سے لئے گئے ویوز، ری ایکشنز، سبسکرائبر اور واچ ٹائم کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔
2. Child safetyاس پالیسی کے مطابق یوزر ایسا مواد شیئر نہیں کرسکتا جو بچوں کی اخلاقیات کے خلاف ہو۔
3. Impersonation policyاس پالیسی کے مطابق کوئی یوزر کسی دوسرے کے مواد کو اپنے چینل پر استعمال نہیں کرسکتا۔
4. Nudity and sexual contentاس پالیسی کے مطابق کوئی یوزر فحاش اور جنسی مواد اپلوڈ نہیں کرسکتا۔
5. Spam, deceptive practices, & scams policies یوٹیوب کی اس پالیسی کے مطابق یوزر اپنے چینل پر غلط معلومات نشر نہیں کرسکتا اور نہ ہی پیڈpaidٹولز کو فری میں استعمال کرنے کے طریقے بتا سکتا ہے۔
6. Vulgar language policy یوٹیوب کی اس پالیسی کے مطابق یوزر بے ہودہ قسم کی زبان درازی نہیں کرسکتا اور نہ ہی ایسی وڈیو اپلوڈ کرسکتا ہے جس میں گالم گلوچ ہو۔

[13]. Urdunama, *YouTube history*, Access Date: Nov 23,2023, https://www.urdunama.org.com

[14]. youtube.com, *What areas do Community Guidelines cover*, Access Date: Dec 12,2023, https://www.youtube.com/howyoutubeworks/policies/community-guidelines

7. Suicide, self-harm, and eating disorders policy اس پالیسی کے مطابق یوٹیوب پر یوزر خودکشی کے واقعات، خود کو نقصان پہنچانے اور زہر آلود خوراک کی وڈیوز نہیں دکھا سکتا ہے[15]۔

فیس بک کا تعارف و تاریخی ارتقاء:

فیس بک(Facebook) ایک آن لائن سوشل میڈیا اور سوشل نیٹ ورکنگ سروس ہے، جس کی ملکیت امریکی ٹکنالوجی کمپنی میٹاورس کی ہے۔فیس بک کے بانی مارک زکر برگ (Mark Zuckerberg) جنہوں نے 4 فروری، 2004ء میں ہارورڈ یونیورسٹی کے چار دیگر طلبہ کے ساتھ مل کر فیس بک بنایا۔جو مارک زکر برگ کے روم میٹ بھی تھے جن کے نام ایڈورڈو سورین (Eduardo Savarin)، اینڈریو میک کولم، (Andrew McCollum) ڈسٹن موسکووِٹز، (Dustin Muscovitz) اور کرس ہیوز (Chris Hughes)ان تمام نے فیس بک بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔فیس بک کے یوزر اب تقریباً 3 بلین کے قریب آپہنچے ہیں[16]۔ فیس بک پر آپ پروفائل بنا سکتے ہیں فیس بک پر پیج بنا سکتے ہیں اس پر معلوماتی، تعلیمی اور اپنی اسکلز کے مطابق وڈیوز وغیرہ بنا کر کافی معلومات مہیا کر سکتے ہیں۔[17]

Facebook Features:

1. تصاویر اور ویڈیوز شیئر کرنا: فیس بک صارفین کو تصاویر اور ویڈیوز شیئر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔
2. تحریر شیئر کرنا: فیس بک صارفین کو تحریر شیئر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔
3. دوست بنانا: فیس بک صارفین کو ایک دوسرے کو دوست بنانے کی اجازت دیتا ہے۔
4. گروپس بنانا: فیس بک صارفین کو گروپس بنانے کی اجازت دیتا ہے۔
5. ایونٹس بنانا: فیس بک صارفین کو کسی چیز کا ایونٹس یعنی دعوت نامہ وغیرہ بنانے کی اجازت دیتا ہے۔[18]

انسٹا گرام کا تعارف اور تاریخی ارتقاء:

انسٹا گرام(Instagram)ایک سوشل میڈیا ایپ ہے جو تصویر اور ویڈیو شیئرنگ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جسے 2010 میں کیون سسٹروم اور مائیک کریگر (Kevin Systrom اور Mike Krieger)نے بنایا تھا[19]۔اور بعد میں اسے امریکی کمپنی Facebook Inc.نے خرید لیا، جسے اب Meta Platforms کے نام سے جانا جاتا ہے۔انسٹا گرام لوگوں کو اپنی زندگی کے لمحات کو خاندان اور اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر کرنے کا ایک طریقہ فراہم کرتا ہے۔صرف موبائل پر سنیپ شاٹس لے کر اور انہیں ڈیجیٹل طور پر اسٹور کر کے استعمال کرنا آسان کر دیا گیا ہے۔اور اس کے علاوہ انسٹا گرام پر مختلف ڈیزائن وغیرہ کے لئے فلٹرز رکھے گئے ہیں جن فلٹرز کے ساتھ تصویر کو ایڈیٹ(Edit) کیا جا سکتا ہے اور مزید سامعین اور جغرافیائی ٹیگنگ حاصل کرنے کے لیے ہیش ٹیگز کے ذریعے منظم کیا جا سکتا ہے۔انسٹا گرام کے یوزر اس وقت تقریباً 2.35

---

[15], *Rules and Regulations*, Access:15 Dec 2023, https://www.youtube.com/howyoutubeworks/policies

[16], *Facebook users in the world 2023*, Access: 15 Dec 2023, https://www.google.com/search?q=facebook+users

[17], *History of Facebook*, Access 19Dec 2023, https://en.wikipedia.org/wiki/History_of_Facebook

[18], *Facebook*, Access: 24 Dec 2023, https://en.wikipedia.org/wiki/Facebook

[19], *Instagram*, Access: 24 Dec 2023, https://en.wikipedia.org/wiki/Instagram

بلین(billion2.35) ۔تک آپہنچے ہیں20۔ جس پر لوگ پروفائل بنا کر لوگوں کو چیزیں مہیا کر رہے ہیں جن میں تعلیم ،کاروبار اور اپنی برانڈ کے متعلق لوگوں کو چیزیں پرووائیڈ کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ انسٹا گرام نے جون 2013 میں 15 سیکنڈ کی ویڈیو شیئرنگ کو شامل کیا۔اب انسٹا گرام ایک مکمل ویڈیو شیئرنگ پلیٹ فارم بن چکا ہے۔مارچ 2016 میں،انسٹا گرام نے 15 سیکنڈ کی ویڈیو کی حد کو 60 سیکنڈ تک بڑھادیا۔البمز فروری 2017 میں متعارف کرائے گئے،جو 10 منٹ تک ویڈیو کی اجازت دیتے ہیں[21]۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے آمدن کی شرعی حیثیت:

یوٹیوب مونیٹائزیشن (Monetization) کا طریقہ کار اور اس کے آمدن کی شرعی حیثیت

ان سطور میں یوٹیوب مونیٹائزیشن کا طریقہ کار اور مختلف طریقوں سے یوٹیوب سے آمدن کی شرعی حیثیت واضح کی جائے گی کہ اس میں کونسا طریقہ شرعی احکام کے مطابق ہے اور کونسا طریقہ شرعی احکام کے منافی ہے۔اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری میں لفظ مونیٹائزیشن کا معنی ہے (Monetization) سکّہ بندی،دولت،املاک،اثاثہ کی مالیت۔عربی میں تسکیک کہتے ہیں[22] لفظ (money،مال) سے نکلا مونیٹائز جس کی معنی سکّہ ہے۔

یوٹیوب سے ایڈسینس (اشتہارات) کے ذریعے آمدن کی شرعی حیثیت۔

یوٹیوب سے آمدنی اپنے چینل کو مونیٹائز کروانے کے بعد کمپنی اپنا اشتہار چلاتی ہے اور اس کے بعد جو کمائی ہوتی ہے اس کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں اس کا طریقہ کار مندرجہ ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے:

طریقہ کار: ایڈسینس (AdSense) ہوسٹڈ اکاؤنٹ جس کو یوٹیوب پارٹنر شپ پروگرام بھی کہتے ہیں۔ایڈسینس میں یہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی ویب سائٹ یا بلاگ سائٹ اپنی ویب سائٹ پر اشتہارات کی ذمہ داری گوگل کے سپرد کر دیتی ہیں جس پر گوگل اپنی مرضی سے اشتہارات شائع کرتا ہے،اور اشتہارات سے جو آمدنی ہوتی ہے،وہ گوگل اور ویب سائٹ کے درمیان تقسیم ہوتی ہے۔[23] ایڈسینس کی ایک اور قسم 'ایڈسینس ہوسٹڈ اکاؤنٹ' ہے،جس میں یوٹیوب پر ویڈیو کے اندر اشتہارات نشر ہوتے ہیں،جس سے حاصل ہونے والی آمدنی ویڈیو اپ لوڈ کرنے والے اور گوگل کے درمیان ایک خاص شرح سے تقسیم ہوتی ہے۔ایڈسینس ہوسٹڈ اکاؤنٹ کے بھی کچھ قواعد وضوابط ہیں۔اگر صارف گوگل کی پالیسیوں کے مطابق کام کرتے ہیں تو اس سے اچھی خاصی ماہانہ آمدنی ہوتی ہے۔ آج کل اس کی شرحِ تقسیم 68:32 ہے۔یعنی ہر سو ڈالر میں سے 68 ڈالر چینل اونر کو اور 32 ڈالر گوگل ایڈسینس لیتے ہیں۔گوگل ایڈسینس سے دنیا بھر میں لاکھوں کی تعداد میں ویب سائٹس منسلک ہیں۔خود پاکستان میں تقریباً تمام ہی بڑی ویب سائٹس کی زیادہ تر آمدنی گوگل ایڈسینس سے ہوتی ہے۔

---

[20], *How many instagram users in the world 2023,* Access: 19Dec 2023, https://www.google.com/search

[21]۔اردو اسٹیم،انسٹا گرام کا ایک مختصر تعارف،https://urdustem.com/what-is-instagram

[22], *Oxford English Urdu Dictionary*،Shan Ul Haq Haqqi, Oxford university press, Access: 19Dec 2023

[23], *you tube AdSense partnership program,* Access: 20Nov 2023, https://www.dawnnews.tv.com

ایڈ سینس ہوسٹڈ اکاؤنٹ ہی کی قسم یوٹیوب پارٹنر شپ پروگرام جس میں یوٹیوب پر جو آپ نے وڈیو اپ لوڈ (Upload) کی ہے، اسی ویڈیو سے ہونے والی آمدنی کا کچھ حصہ آپ کو دیتی ہے۔ اگر آپ کی وڈیو کا مواد اچھا ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد اس کو پسند کرتی ہے، تو اس کو یوٹیوب پارٹنر شپ پروگرام میں شامل کیا جاتا ہے۔[24]

ایڈ سینس سے آمدن کی شرعی حیثیت:

یوٹیوب چینل بنانے میں تو کوئی حرج نہیں ہے مسئلہ اس کی کمائی کے حلال اور حرام ہونے میں ہے کیونکہ چینل پر کمائی تب شروع ہوتی ہے جب اس پر اشتہارات چلتے ہیں، آمدن ان سے ہوتی ہے اب یہ دیکھا جائے گا کہ یوٹیوب پر مواد کس طرح کا شیئر کیا جاتا ہے اگر مواد اچھا ہے جیسا کہ کسی کاروبار یا کسی اسکیم کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہو، تو وہ کاروبار یا اسکیم بھی جائز ہوگا۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اس پر چلنے والے اشتہارات بھی حلال اور جائز چیزوں کی ہوں، اگر خواتین کی تصاویر ہوں یا جاندار کی تصاویر اشتہار پر آئیں تو یہ جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح یوٹیوب پر جو غلط ایڈ چلتے ہیں تو وہ کیوں چلتے ہیں یہ سوال بھی ذہن میں پیدا ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یوٹیوب کا یا فیس بک کا جو سسٹم ہے اس کو پکزلز (Pixels) کہتے ہیں۔

گوگل پکزل کے نام سے ایک سسٹم ہے جو ایسے ہی پوری دنیا میں ہمارے ڈوائیسز (Devices) کو موبائیل، کمپیوٹرز کو یا جہاں جہاں پر بھی وڈیو چل رہی ہوتی ہیں، ان کو چیک کرتا رہتا ہے، ایون Even کے جو ہمارے موبائیل فون ہوتے ہیں اس میں دو مائیک لگے ہوتے ہیں، ایک نیچے ہوتا ہے اور ایک اوپر ہوتا ہے، جس کو سیکنڈری مائیک (Secondary Mic) کہتے ہیں۔ ہم جو کچھ بات کرتے ہیں تو وہ باتیں اس سسٹم تک پہنچتی ہیں چاہے آپ کا موبائیل آف (Off) ہو یا نیٹ آف ہو یا جیسے بھی ہو وہ سسٹم Detect (پتہ لگانا) کرتا ہے اس کے علاوہ لوکیشن (Location) بھی آپ کی ڈٹیکٹ ہوتی ہیں کہ آپ کہاں کہاں جاتے ہیں، آپ جوتے کی دکان پے جاتے ہیں، آپ واپس آکے یوٹیوب یا فیس بک کھولیں جوتے کے ایڈز آنا شروع ہو جاتے ہیں یعنی ایڈز جو ہے وہ آپ کے مزاج پر ہی چلتے ہیں کہ آپ کس چیز کو اسکرین پر ٹچ کرتے ہو تو اس کو بھی ڈٹیکٹ کرتا ہے، اگر کوئی شخص اچھی چیزیں دیکھتا ہے تو اچھے ایڈز آتے ہیں اور اگر غلط چیزیں دیکھتا ہے تو ایڈز بھی غلط آتے ہیں۔ اب اگر کسی چینل یا پیج وغیرہ پر غلط ایڈز آتے ہیں تو ان کو بلاک (Block) بھی کیا جا سکتا ہے۔

ایڈ سینس اکاؤنٹ میں یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کی اسکن نظر آتی ہے کیسینوں جوا خانے، شراب خانے، شراب کے ایڈز، نشہ آور چیزیں، میوزک، ڈانس ناچ گانہ رکس وغیرہ ہے یہ صاف لکھا ہوا ہے۔ وہ ایڈز بلاک کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وڈیو کے نیچے جو ٹائٹل ہوتا ہے اس کے ریٹس ہوتے ہیں یعنی اگر آپ نے یوٹیوب سرچ بار میں لکھا مفتی طارق مسعود تو مفتی طارق مسعود کا ایک ریٹ ہوتا ہے ایڈوٹائیزر جب ایڈرن کرنی کی فارم کو فل کرتا ہے اس کو سیٹپ کرتا ہے تو وہ ریٹ اپناطے کرتا ہے کہ اتنے ریٹ میں میرے ایڈ چلنے چاہئیں اور اسی حساب سے چینلز مالکان کو رِوینیو Revenue ملتا ہے۔

اس کے علاوہ ہر Country کنٹری کا الگ ایک ریٹ ہوتا ہے جیسا کہ USA میں جو وڈیو چلتی ہیں اور ان پر جو ایڈز چلتے ہیں تو وہاں پر ایک ہوتا ہے C.P.M (Cost per mile) اور دوسرا ہوتا ہے RPM (Revenue per mile) ایک ہزار 1000 ایڈز شو (show) ہونے پے 60 ڈالر بھی وہاں کٹتے ہیں یہاں پاکستان میں 6 سے 7 ڈالر کٹتے ہیں یہ بھی ایک سسٹم ہوتا ہے۔

تو ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سب کا جو متفق فیصلہ یہ ہے کہ ان میں اگر آپ اپنے چینل پے یہ سیٹنگ کر لیتے ہیں تو آپ کی وڈیو پر چلنے والی ایڈز سے آنے والی آمدنی وہ آپ کے لیے بالکل حلال ہے۔ احتیاطاً علماء کرام فرماتے ہیں کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم پانچ پرسنٹ 5% صدقہ کریں

---

[24], *you tube AdSense partnership program*, Access: 20 Nov 2023, https://www.dawnnews.tv.com

ہو سکتا ہے کہ پھر بھی کسی اچھے نام یا اچھے لفظ کے ساتھ دیے گئے ایڈز کو غلط تصویر کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہو۔[25] یہاں یہ بات بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ کیا کیمرہ کی تصویر بھی حرام ہے، اس میں معاصر علماء کی دو آرا ہیں: ایک رائے یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے تصویر چاہے کیمرے کی ہو یا پرنٹڈ دونوں حرام ہیں۔ دوسری رائے جائز ہونے کی ہے کہ کیمرے کی تصویر اس حکم میں نہیں آتی جو کہ عام حکم ہے، یعنی کیمرے کی تصویر اس طرح حرام نہیں جس طرح ٹھوس اور مجسم تصویر کی حرمت ہے، البتہ عورتوں کی تصاویر ان کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے، اور آج کے دور میں زیادہ تر فتویٰ اسی رائے کے اوپر ہے۔

ایڈ سینس سے کمائی کا شرعی حکم:

مندرجہ بالا تفصیل کو مد نظر رکھتے ہوئی ایڈ سینس سے کمائی کے اوپر دو رائے سامنے آتی ہیں جن کو مندرجہ ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

پہلی رائے: پہلی رائے کے مطابق ایڈ سینس کے اشتہار کے اوپر پیسے کمانا جائز نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک کیمرے میں اور پرنٹڈ تصویر میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

دوسری رائے: جو فقہاء کیمرے کی تصویر میں نرمی دکھاتے ہیں تو ان کے نزدیک ایڈ سینس سے پیسے کمانے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ اشتہارات میں کوئی حرام چیز نہ ہو مثلاً عورتوں کی تصاویر مردوں کے نازیبا تصاویر اگر یہ چیزیں ایڈ سینس کے اشتہارات میں پائی جاتی ہیں تو ان کے نزدیک بھی ایڈ سینس سے پیسے کمانا ناجائز ہو گا اور اس کو صدقہ کرنا لازم ہو گا۔

یوٹیوب کی آمدن پر مختلف فقہی اداروں کے فتاویٰ جات:

یوٹیوب سے آمدن پر مختلف اداروں جن میں بنوریہ ٹاؤن کراچی، دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی، دار العلوم دیوبند کی طرف سے فتاویٰ آئیں ہیں جن کو ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے۔

دار الافتا بنوری ٹاؤن:

یوٹیوب پر چینل بنا کر ویڈیو اپ لوڈ کرنے کی صورت میں اگر اس چینل کے فالوورز زیادہ ہوں تو یوٹیوب چینل ہولڈر کی اجازت سے اس میں اپنے مختلف کسٹمر کے اشتہار چلاتا ہے، اور اس کی ایڈورٹائزمنٹ اور مارکیٹنگ کرنے پر ویڈو اپ لوڈ کرنے والے کو بھی پیسے دیتا ہے۔ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر چینل پر ویڈیو اپ لوڈ کرنے والا جس میں پہلی بات

1۔ جان دار کی تصویر والی ویڈیو اپ لوڈ کرے، یا اس ویڈیو میں جان دار کی تصویر ہو۔

2۔ یا اس ویڈیو میں میوزک اور موسیقی ہو۔

3۔ یا اشتہار غیر شرعی ہو۔

4۔ یا کسی بھی غیر شرعی شے کا اشتہار ہو۔

5۔ یا اس کے لیے کوئی غیر شرعی معاہدہ کرنا پڑتا ہو۔

تو اس کے ذریعے پیسے کمانا جائز نہیں ہے۔

عام طور پر اگر ویڈیو میں مذکورہ خرابیاں نہ بھی ہوں تب بھی یوٹیوب کی طرف سے لگائے جانے والے اشتہار میں یہ خرابیاں پائی جاتی ہیں، اور ہماری معلومات کے مطابق یوٹیوب کو اگر ایڈ چلانے کی اجازت دی جائے تو اس کے بعد وہ ملکوں کے حساب سے مختلف ایڈ چلاتے ہیں، مثلاً

---

[25], *YouTube Earning Halal or Haram,* Access: 20 Nov 2023, https://www.youtube.com/watch

اگر پاکستان میں اسی ویڈیو پر وہ کوئی اشتہار چلاتے ہیں، مغربی ممالک میں اس پر وہ کسی اور قسم کا اشتہار چلاتے ہیں، جس میں بسا اوقات حرام اور ناجائز چیزوں کی تشہیر بھی کرتے ہیں، ان تمام مفاسد کے پیشِ نظر یوٹیوب پر ویڈیو اپ لوڈ کرکے پیسے کمانے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔[26]

(المفتی آن لائن) جامعۃ الرشید کی فتویٰ یوٹیوب چینل بنانے اور اشتہارات کے ذریعے آمدن کا شرعی حکم:

یوٹیوب چینل پر اشتہارات لگانے کا عمل گوگل ایڈ سینس کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس میں تین طرح کے اشتہارات ہوتے ہیں: تحریری، تصویری اور ویڈیو کے ذریعے۔

تحریری و تصویری اشتہارات:

تحریری و تصویری اشتہارات سے حاصل ہونے والی آمدن تین شرائط کے ساتھ جائز ہے:

1. جس کاروبار کا اشتہار ہے وہ کاروبار جائز ہو۔ لہذا ان کیٹگریز کو فلٹر کردیا جائے جو شرعاً جائز نہیں ہیں۔
2. گوگل ایڈ سینس، یوٹیوب اور چینل کے مالک کے درمیان طے شدہ شرائط پر مکمل عمل کیا جائے اور ایسا کوئی فعل نہ کیا جائے جو معاہدے کے خلاف ہو۔
3. کسی جائز پراڈکٹ کے اشتہار میں اگر گوگل کی طرف سے کوئی ناجائز مواد مثلاً فحش تصویر وغیرہ شامل کردی جائے اور اس میں چینل کے مالک کی اجازت یا رضامندی شامل نہ ہو تو مالک اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ لہذا اگر کیٹگریز فلٹر کرنے کے باوجود کوئی ایسا اشتہار لگ جائے جو کسی ناجائز کاروبار کی جانب لے جا رہا ہو یا ناجائز مواد (مثلاً نامحرم کی تصاویر) پر مشتمل ہو تو اس کا گناہ چینل مالک کو نہیں ہوگا۔ البتہ ایڈ ریویو سینٹر میں اشتہارات کا جائزہ لے کر ناجائز اشتہارات کی آمدن صدقہ کردی جائے۔

ویڈیو اشتہارات:

جو اشتہارات ویڈیو کی شکل میں ہوں ان کی آمدن مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے:

1. جس کاروبار کا اشتہار ہے وہ کاروبار جائز ہو۔ لہذا ان کیٹگریز کو فلٹر کردیا جائے جو شرعاً جائز نہیں ہیں۔
2. گوگل ایڈ سینس، یوٹیوب اور چینل کے مالک کے درمیان طے شدہ شرائط پر مکمل عمل کیا جائے اور ایسا کوئی فعل نہ کیا جائے جو معاہدے کے خلاف ہو۔
3. کسی جائز پراڈکٹ کے اشتہار میں اگر گوگل کی طرف سے کوئی ناجائز مواد مثلاً فحش تصویر وغیرہ شامل کردی جائے اور اس میں چینل کے مالک کی اجازت یا رضامندی شامل نہ ہو تو مالک اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ لہذا اگر کیٹگریز فلٹر کرنے کے باوجود کوئی ایسا اشتہار لگ جائے جو کسی ناجائز کاروبار کی جانب لے جا رہا ہو یا ناجائز مواد (مثلاً نامحرم کی تصاویر) پر مشتمل ہو تو اس کا گناہ چینل مالک کو نہیں ہوگا۔ البتہ ایڈ ریویو سینٹر میں اشتہارات کا جائزہ لے کر ناجائز اشتہارات کی آمدن صدقہ کردی جائے۔
4. بیک گراؤنڈ میوزک تکنیکی لحاظ سے ویڈیو سے الگ چیز ہے جسے ویڈیو میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ چینل کا مالک گوگل ایڈ سینس کو ویڈیو لگانے کے لیے اجارے کے طور پر جگہ دیتا ہے، بیک گراؤنڈ میوزک لگانے کے لیے نہیں دیتا۔ لہذا اگر اشتہار کا مواد اور بنیادی کاروبار جائز ہو لیکن اس کے بیک گراؤنڈ میں میوزک ہو تو مالک پر لازم ہے کہ اولاً بذریعہ ای میل یا کسی اور طریقے سے

34۔ بنوری ٹاؤن، یوٹیوب پر چینل بنانا اور اس کی کمائی کا حکم، تاریخ رسائی: 12 جولائی 2023، فتویٰ نمبر 144105200496،
https://www.banuri.edu.pk/readquestion

صراحتاً گوگل کو میوزک نہ لگانے کا کہے۔اگر گوگل میوزک نہیں ہٹاتا تو مالک اپنے چینل اور ویڈیوز میں یہ تحریر کردے کہ اشتہار کی آواز بند کردی جائے۔اس کے باوجود اگر کوئی شخص آواز بند نہیں کرتا تو اس کا گناہ مالک کو نہیں ہوگا اور اس کی آمدن جائز ہوگی۔

اگر کوئی شخص اسلامی ویڈیوز کا چینل بناتا ہے اس کے لئے شرائط:

1۔اگر کوئی شخص کسی اسلامی چینل پر تمام شرائط کا لحاظ کرکے اشتہارات لگاتا ہے تو یہ جائز ہے۔لیکن چونکہ درمیان میں بعض اوقات ایسے اشتہارات آجاتے ہیں جو نامحرم کی تصاویر اور میوزک وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں اور دینی گفتگو و تقاریر کے درمیان یہ چیزیں شروع ہوجاتی ہیں اس لیے مناسب ہے کہ ان اشتہارات سے اجتناب کیا جائے جو ویڈیو کے درمیان میں آتے ہیں۔گوگل مالک کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کس قسم کے اشتہارات اپنے چینل پر چلانا چاہتا ہے۔[27]

دارالعلوم دیوبند کا فتوی:

صورت مسئولہ میں اگر اس پروگرام میں کسی جاندار کی تصویر نہ ڈالی جائے بلکہ صرف آڈیوز یا غیر ذی روح (درخت وغیرہ) کی تصویر ڈالی جائے تو اس طرح پیسہ کمانے کی اجازت ہوگی،واضح رہے کہ پروگرام بنانے کی صورت میں آپ کمپنی کو اپنے اکاؤنٹ کی ویڈیوز پر کسی قسم کی اشتہار ڈالنے کی اجازت نہ دیں؛کیونکہ اجازت دینے کی صورت میں کمپنی والے جائز اور ناجائز ہر طرح کے اشتہارات ڈالنے شروع کردیں گے۔28

تجزیہ:

یوٹیوب اور فیس بک کی کمائی پر مندرجہ بالا فتاویٰ جات نقل کی گئی ہیں ان میں دارالافتاء جامعۃالرشید کراچی والوں کے فتویٰ کے مطابق یوٹیوب اور فیس بک سے کمائی کرنا جائز ہے شرط یہ ہے کہ یوٹیوب اور فیس بک کے جو(Terms and Condition) قواعد وضوابط ہیں ان کو مدنظر رکھ کر چینلز مونیٹائیز کروایا جائے۔تو پھر یوٹیوب سے آمدن حاصل کی جاسکتی ہے۔

دوسری رائے ان علماء کی ہے جو کہ یوٹیوب سے کمائی کرنے کو بالکل ہی ناجائز اور حرام سمجھتے ہیں لیکن اس رائے پر عمل کرنا لوگوں کے لیے انتہائی مشکل ہے۔

جبکہ یوٹیوب خود ہی آپ کو اشتہارات فلٹر کرنے کی سہولت مہیا کرتا ہے جس میں آپ ان ہی پراڈکٹ یا کمپنیوں کے اشتہارات کو چن سکتے ہیں جو حلال پراڈکٹ ہوتے ہیں یا وہ اشتہارات لگا سکتے ہیں جس میں کسی قسم کی نازیبہ تصاویر نہیں ہوتیں تو ان دونوں رائے میں راجح رائے وہ ہے جو کہ حلال ہونے کی ہے لیکن اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ انہیں اصول و قواعد پر عمل کیا جائے جو بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح یوٹیوب اور فیس بک کے قوانین کے ساتھ ساتھ صارف کو ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ آیا وہ مواد جو ان پلیٹ فارمز پر نشر کیا جارہا ہے جائز ہے کہ ناجائز سچ پر مبنی ہے یا جھوٹ پر یا کہیں اس میں غلط بیانی تو نہیں کی جارہی اگر اس کے مواد میں ناجائز، جھوٹ یا غلط بیانی شامل ہے تو اس سے حاصل ہونے والی کمائی ناجائز اور حرام ہوگی۔کیونکہ شریعت اسلامی نے ان چیزوں کو ناجائز قرار دیا ہے۔

سوشل میڈیا پر پرینک (مزاق) کرنے کا شرعی حکم:

پرینک کیا ہوتا ہے؟ پرینک ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی شخص کو کسی ایسی بات میں دھوکا دیا جاتا ہے جسے وہ حقیقی سمجھتا ہے، اور اس سے اسے خوشی، حیرت، یا کسی اور قسم کا ردعمل حاصل کیا جاتا ہے۔پرینک عام طور پر تفریح یا مزاح کے لیے کیا جاتا ہے۔لیکن اس میں کبھی کبھی ایک آدمی

---

[27]۔المفتی آون لائن، یوٹیوب چینل بنانے اور اشتہارات لگانے کا حکم، تاریخ رسائی: 23 دسمبر 2023 https://almuftionline.com6

[28]۔دارالعلوم دیوبند، یوٹیوب سے پیسہ کمانا حلال ہے یا حرام، تاریخ رسائی: 23 دسمبر 2023

https://darulifta-deoband.com/home/ur/halal-haram/163623

کا مذاق بھی اڑایا جاتا ہے۔ پرینک کا مطلب دراصل کسی کو دھوکا دینا ہے کبھی اس پرینک سے لوگوں کو خوش کرنا مقصود ہوتا ہے تو کبھی کسی کی تضحیک کرنا مقصود ہوتا ہے تو اسی وجہ سے اس سے کسی کی دل آزاری، تکلیف، نقصان وغیرہ ہو سکتا ہے۔

پرینک کے جائز اور ناجائز مقاصد

پرینک کے جائز مقاصد میں یہ شامل ہیں:

1. کسی شخص کو خوش کرنا۔
2. کسی شخص کو کسی بات کا احساس دلانا۔
3. کسی شخص کو کسی خطرے سے بچانا۔

پرینک کے ناجائز مقاصد:

1. کسی شخص کو نقصان پہنچانا۔
2. کسی شخص کو تکلیف دینا۔
3. کسی شخص کی عزت نفس کو مجروح کرنا۔

پرینک کرنے کی شرعی حیثیت:

اگر کوئی آدمی تفریح (Entertainment) یا ہنسی مذاق (Pranks) کی وڈیوز وغیرہ بنا کر وہ اپلوڈ کرتے ہیں اور اس کو ذریعہ معاش بناتے ہیں ان کا یہ عمل لہو ولعب میں داخل ہے، اور اس سے جو کمائی ہوتی ہے وہ مکروہ ہے لیکن مکروہ اس صورت میں ہوگا جب یہ صرف تفریح کے لیے ہو۔

اگر پرینک میں کسی کی تضحیک کرنی ہو اس کی عزت کو مجروح کرنا ہو یا ایک آدمی اسی طرح کا مذاق اس کو پبلک کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو مذاق کرنے کے بعد ویڈیو بنا کے اپلوڈ کیے جاتے ہیں تو ان سب صورتوں میں یہ پرینک کرنا ناجائز ہوگا اور اس کی کمائی بھی ناجائز ہوگی اگر کسی نے کمائی کی تو اس کو صدقہ کرنا لازم ہوگا اور اس صورت میں ویڈیو بنانے والا گناہ گار بھی ہوگا۔ ہاں اگر کسی کے ساتھ بے تکلفی ہے، اور علم ہے کہ وہ مزاح کرنے پر برا نہیں منائے گا تو اس کے ساتھ شرعی حدود میں رہتے ہوئے مزاح کرنا جائز ہے۔[29]

قرآن کریم میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۔[30] اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو، اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام دینا برا ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں۔

مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

ولكن معظم استعمال التلفزيون في عصرنا في برامج لاتخلو من محظور شرعي، وعامة المشترين يشترونه لهذه الأغراض المحظورة من مشاهدة الأفلام والبرامج الممنوعة، إن كان هناك من لا يقصد به ذلك. فبما أن غالب استعماله في مباح

[29]۔ المفتی آون لائن، جائز و ناجائز کے متفرق مسائل، فتوی نمبر: 71485، https://almuftionline.com

[30]۔ القرآن 11:24

ممكن فلا نحكم بالكراهة التحريمية في بيعه مطلقا، إلا إذا تمحض لمحظور، ولكن نظرا إلى أن معظم اسـتعماله لا يخلو من كراهة تنزيهية . وعلى هذا فينبغي أن يتحوط المسلم في اتخاذ تجارته مهنة له في الحالة الراهنة إلا إذا هيأ الله تعالى جوا يتمحض أو يكثر فيه استعماله المباح .31ہمارے زمانے میں ٹیلی ویژن کا استعمال اکثر ایسے پروگراموں میں ہوتا ہے جو شرعی طور پر ممنوع سے خالی نہیں ہوتے ہیں۔اور عام خریدار اسے ان ممنوع مقاصد کے لیے خریدتے ہیں، جیسے کہ فلمیں اور دیگر ممنوع پروگرام وغیرہ دیکھنا۔اگرچہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اسے اس کے لیے نہیں خریدتے ہیں۔چونکہ ٹیلی ویژن کا استعمال مباح مقاصد کے لیے بھی ممکن ہے،اس لیے ہم اس کی فروخت کو مطلقاً مکروہ تحریمی نہیں کہہ سکتے۔تاہم،اس لیے کہ اس کا زیادہ تر استعمال کراہت تنزیھی سے خالی نہیں ہوتا ہے،اس لیے مسلمان کو اسے پیشے کے طور پر اختیار کرنے میں محتاط رہنا چاہیے۔اس وقت تک، جب تک کہ اللہ تعالیٰ ایسا ماحول پیدا نہ کر دیں جس میں اس کا مباح استعمال زیادہ ہو جائے۔

خلاصہ:

عموماً پرینک کی وڈیوز میں کسی شخص کے ساتھ مذاق، کسی کی دل آزاری کرنا، تکلیف دینا، نقصان پہنچانا اور دھوکہ دہی وغیرہ کو دکھایا جاتا ہے۔جو کہ مقاصد شریعت کے برخلاف اور شریعت کے مزاج کے خلاف ہے اور ان چیزوں کی ممانعت قرآن واحادیث میں جگہ جگہ وارد ہوئی ہے۔ان چیزوں سے اگر کسی کے ساتھ پرینک کیا جاتا ہے تو اسلام اس کی شرعاً اجازت نہیں دیتا ہے جس میں کسی کی دل آزاری ہو۔ہاں اگر کسی کے ساتھ اسلامی حدود میں رہتے ہوئے مزاح کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

یوٹیوب اسپانسر کے ذریعے آمدن کی شرعی حیثیت

طریقہ کار

Sponsor: A person or organization that pays for or contributes to the costs involved in staging a sporting or artistic event in return for advertising.[32]

یوٹیوب اسپانسر شپ کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی یوٹیوبر کی ویڈیوز میں کوئی کمپنی (Company) اشتہار یا برانڈ چلانے کے لیئے پیسے دیتی ہیں تاکہ ان کی پروڈکٹ یا سروس کا اشتہار چلایا جائے۔یہ معاملہ ویڈیو کے کسی بھی حصے کو شامل کر سکتا ہے،مثال کے طور پر ویڈیو کے ابتدائی حصے میں یا ویڈیو کے درمیان میں اشتہار شامل کیا جا سکتا ہے۔افتتاح کرنے والے یوٹیوبر کو اسپانسر شپ کی اطلاع دینی چاہیئے تاکہ وہ دیگر لوگوں کو بتا سکے کی وہ کسی مخصوص برانڈ یا کمپنی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

آمدن کی شرعی حیثیت:

چونکہ اسپانسر شپ کا مطلب ہے کسی کمپنی یا برانڈ کے پروڈکٹ کی تشہیر کرنا اب یہ تشہیر کرنے والے پر منحصر ہے کہ وہ کس قسم کی تشہیر کرتا ہے اگر وہ جائز اور صحیح پروڈکٹ یا برانڈ کی تشہیر کرتا ہے اور اس سے جو آمدن حاصل ہوتی ہے تو وہ آمدن اس کے لیے حلال وجائز ہوگی۔اور اگر وہ کسی ایسے پروڈکٹ یا برانڈ کی تشہیر کرتا ہے جو کہ شرعاً حرام اور ناجائز ہے تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن اور کمائی بھی ناجائز اور حرام ہے۔

ولكن معظم استعمال التلفزيون في عصرنا في برامج لاتخلو من محظور شرعي، وعامة المشـترين يشـترونه لهذه الأغراض المحظورة من مشــاهدة الأفلام والبرامج الممنوعة، إن كان هناك من لا يقصــد به ذلك. فبما أن غالب اســتعماله في مباح ممكن فلا نحكم بالكراهة التحريمنية في بيعه مطلقا، إلا إذا تمحض لمحظور، ولكن نظرا إلى أن معظم استعماله لا يخلو

[31] محمد تقی عثمانی، فقہ البیوع، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2015)، ج1، ص325

[32] Youtube, Access Date: Nov13,2023https://www.youtube.com

من كراهة تنزيهية . وعلى هذا فينبغي أن يتحوط المسلم في اتخاذ تجارته مهنة له في الحالة الراهنة إلا إذا هيأ الله تعالى جوا يتمحض أو يكثر فيه اسـتعماله المباح۔[33] مارے زمانے میں ٹیلی ویژن کا استعمال اکثر ایسے پروگراموں میں ہوتا ہے جو شرعی طور پر ممنوع سے خالی نہیں ہوتے ہیں۔ اور عام خریدار اسے ان ممنوع مقاصد کے لیے خریدتے ہیں، جیسے کہ فلمیں اور ممنوع پروگرام دیکھنا۔ اگرچہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اسے اس کے لیے نہیں خریدتے ہیں۔

چونکہ ٹیلی ویژن کا استعمال مباح مقاصد کے لیے بھی ممکن ہے، اس لیے ہم اس کی فروخت کو مطلقاً مکروہ تحریمی نہیں کہہ سکتے۔ تاہم، اس لیے کہ اس کا زیادہ تر استعمال کراہت تنزیھی سے خالی نہیں ہوتا ہے، اس لیے مسلمان کو اسے پیشے کے طور پر اختیار کرنے میں محتاط رہنا چاہیے۔ اس وقت تک، جب تک کہ اللہ تعالیٰ ایسا ماحول پیدا نہ کردیں جس میں اس کا مباح استعمال زیادہ ہو جائے۔

یوٹیوب پر یمیئم ممبر شپ سے آمدن کی شرعی حیثیت

طریقہ کار

YouTube Premium:

(Formerly Music Key and YouTube Red) is a subscription service offered by the American video platform YouTube. The service provides ad-free access to content across the service, as well as access to premium YouTube Originals programming produced in collaboration with the site's creators, downloading videos and background playback of videos on mobile devices, and access to the music streaming service.[34]

یوٹیوب پریمیئم جو پہلے (میوزک کی Music key اور یوٹیوب ریڈ YouTube Red) کے نام سے متعارف ہوا۔ جو امریکن یوٹیوب وڈیو پلیٹ فارم کی طرف سے ایک مہیا کردہ سبسکرپشن سروس ہے، یہ سروس مواد تک اشتہار کے بغیر رسائی فراہم کرتی ہے، اسی کے ساتھ یوٹیوب پریمیئم سائٹ کے تخلیق کاروں کے تعاون سے تیار کردہ اوریجنلز (Originals) پروگرامنگ تک رسائی میں آسانی دیتی ہے اس کے علاوہ موبائل فون کے اندر وڈیو ڈاؤنلوڈنگ اور وڈیوز کو playback پلے بیک اور بیکراؤنڈ (Background) چینج کرنے تک کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

***Features*:**

A YouTube Premium subscription allows users to watch videos on YouTube without advertisements across the website and its mobile apps, including the dedicated YouTube Music and YouTube Kids apps and services. Through the apps, users can also save videos to their device for offline viewing, play their audio in the background, and in picture-in-picture mode on Android Oreo and newer. YouTube Premium also offers original content that is exclusive to subscribers, which is created and published by YouTube's largest creator.[35]

یوٹیوب پریمیئم کی خصوصیات:

یوٹیوب پریمیئم سبسکرپشن صارفین کو بغیر اشتہار کے ویب سائیٹس اور موبائل ایپس Mobile apps پر وڈیو فراہم کرتا ہے، نیز یوٹیوب میوزک اور یوٹیوب کڈز کی ایپس اور سروسز فراہم کرتا ہے ایپس استعمال کرنے والے حضرات اپنی وڈیوز کو آف لائن دیکھنے کے لیے ایچ ڈی (HD) کوالٹی میں محفوظ Save کر سکتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ User یوٹیوب کی وڈیوز کو بیک گراؤنڈ میں ڈسپلے پر بھی Play کر سکتے ہیں اور وڈیو چلتے ہوئے آپ دوسری ایپس کو بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

---

33 تقی عثمانی، فقہ البیوع، ج1، ص325

34- *YouTube Earning Halal or Haram,* Access: 20 Nov 2023, https://www.Youtubepremium.com

35- *YouTubepremium,* Access: 20 Nov 2023, https://en.wikipedia.org/wiki/YouTube_Premium

یوٹیوب پریمیئم کی شرعی حیثیت:

یوٹیوب پریمیئم کے صارفین یوٹیوب کی تمام ویڈیوز کو بغیر اشتہارات کے دیکھ سکتے ہیں36۔ جس کی فی(fee) مہینے کے حساب سے یا سال کے حساب سے پے(Pay) کرنی پڑتی ہے۔یوٹیوب پریمیئم کا لینا اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ جو آپ نے رقم ان کو دی ہے ان سے اچھی وڈیو دیکھتے ہیں تو پھر جائز ہے ، جیسے اسلامک ، معلوماتی وڈیو تقاریر وغیرہ یا پھر بری وڈیو دیکھتے ہیں جیسے فلمیں ، میوزک سننا اور ایسی ہی ٹائم پاس کرنے کے لیے بے مقصد وڈیوز دیکھنا تو ایسے میں پریمیم پیکیجز خریدنا اور اس کے پیسے ادا کرنا ناجائز ہے۔

یوٹیوب شارٹس(shorts)سے آمدن کی شرعی حیثیت۔

طریقہ کار:

یوٹیوب شارٹس مختصر وڈیو اَپ لوڈ کرنے کا پلیٹ فارم ہے جہاں پر یوزرس(Users) زیادہ سے زیادہ ایک منٹ کی وڈیو عمودی(vertical)شکل میں اَپ لوڈ(Upload) کرتا ہے۔یوٹیوب نے شارٹس وڈیو اپ لوڈ کرنے کا آپشن 13 جولائی 2021 کو متعارف کرایا جس میں لوگوں نے بہت ہی دلچسپی دکھائی۔یوٹیوب شارٹس میں آپ کسی بھی کیٹیگری میں وڈیو اَپ لوڈ کر سکتے ہیں جو یوٹیوب کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتیں۔یوٹیوب شارٹس سے یوزر مونیٹائزیشن سے پیسے بھی کما سکتے ہیں۔اس کے لئے وہی یوزر اہل ہوں گے جن کے چینل پر 1000 سبسکرائبرز(Subscribers)ہو جاتے ہیں تو اس کا چینل مونیٹائز ہو سکتا ہے اور اس سے وہ کمائی کر سکتا ہے۔[37]

آمدن کی شرعی حیثیت:

یوٹیوب شارٹس سے آمدن کا شرعی حکم اس بات پر منحصر ہے کہ آمدن حاصل کرنے کا طریقہ کار کیا ہے۔

اگر آمدن حاصل کرنے کا طریقہ کار شرعی ہے، تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن بھی حلال ہوگی۔مثال کے طور پر اگر کوئی یوٹیوب شارٹس بنانے والا اچھی اور مفید معلومات فراہم کرتا ہے، اور اس کے ویڈیوز میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہوتی ہے، تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن حلال ہوگی۔چونکہ اگر آمدن حاصل کرنے کا طریقہ کار شرعی نہیں ہے، تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن بھی حرام ہوگی۔مثال کے طور پر، اگر کوئی یوٹیوب شارٹس بنانے والا اپنے ویڈیوز میں حرام چیزیں، جیسے کہ موسیقی (گانے وغیرہ)، یا فحش مواد شامل کرتا ہے، تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن ناجائز ہوگی۔

یوٹیوب شارٹس سے آمدن حاصل کرنے والے افراد کو شرعی احکام کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے۔وہ اپنے ویڈیوز میں اچھی اور مفید معلومات فراہم کرنے اور شرعی حدود کا احترام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ان شورٹس ویڈیوز پر چلنے والے اشتہارات کسی حلال پروڈکٹ کی ہو یا کسی حلال کام یا کمپنی کے ہوں تو پیسے کمانا جائز ہوگا اس کا حکم بالکل اسی طرح ہے جس طرح یوٹیوب یا ایڈ سینس کا ہے جس کی تفصیل پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

فیس بک مونیٹائزیشن(Monetization)کا طریقہ کار اور اس کے آمدن کی شرعی حیثیت

فیس بک سے اشتہارات کے ذریعے آمدن کی شرعی حیثیت۔

---

[36]. Youtube, *What is YouTube Premium and its Benefits,* Access Date: Nov 3,2023, https://www.youtube.com/watch?v=MA2bpILkor4&t=377s

[37]. Blog, *what are you tube shorts*, Access Date: Nov 26,2023,https://blog.hootsuite.com/youtube-shrts

فیس بک اشتہار میں بھی تقریباًیوٹیوب والی چیزیں آتی ہیں جس طرح یوٹیوب پر(Ad)ایڈ چلتے ہیں اسی طرح فیس بک کا بھی وہی طریقہ کار ہے۔فیس بک اشتہارات کی آمدن کا بھی وہی طریقہ کار ہے جواوپر یوٹیوب اشتہارات میں ذکر کیا گیا ہے البتہ دونوں کے قواعد واصول اور پیسے دینے کا طریقہ الگ ہے، مثلاً جس طرح یوٹیوب 45%پرسنٹ اپنے پاس رکھتا ہے اسی طرح فیس بک 20%پرسنٹ اپنے پاس رکھتا ہے باقی اشتہارات ایک ہی جیسے ہوتے ہیں، مثلاً جس طرح پراڈکٹ کی اشتہار یوٹیوب پر ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح فیس بک پر بھی ہوتا ہے۔

فیس بک سے سٹار کے ذریعے آمدن کی شرعی حیثیت۔

دنیا کی سب سے مقبول ویب سائٹ فیس بک نے اسٹارز(Stars)کے ذریعے مواد تخلیق کاروں یعنی کانٹینٹ کریئیٹرز کو پیسے کمانے کا آغاز کر دیا ہے۔پہلے تو اس آپشن فیس بک اسٹارز کو امریکہ اور بعدازاں یورپی ممالک میں پیش کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد پاکستان سمیت کئی ممالک میں اسے متعارف کرانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

فیس بک اسٹارز کیا ہیں؟

فیس بک اسٹارز دراصل ڈیجیٹل کرنسی ہے جو صارفین کی رِیلز، مختصر ویڈیوز پوسٹس اور لائیو کارڈ پر از خود نظر آنے لگیں گے۔اسٹارز کے نظر آنے پر دوسرے صارفین مذکورہ اسٹارز کو پیسوں کے عوض خریدیں گے اور بعد ازاں وہ اپنی مرضی سے کسی بھی کانٹینٹ کریئیٹر (Content Creator)کی ریلز یا پوسٹ پر نظر آنے والے اسٹار کے آئیکون پر کلک کر کے کانٹینٹ کریئیٹر کو دیں گے۔

صارف کی جانب سے کانٹینٹ کریئیٹر (مواد بنانے والا) کو اسٹارز دیے جانے کے بعد فیس بک ہر اسٹار کے عوض تخلیق کار کو 38.0.01£ (یورو)ادا کرے گا، جو اس وقت تقریباً پاکستانی 3.54روپے بنتے ہیں۔[39]

فیس بک اسٹارز کے لیے کون اہل ہے؟

Eligibility requirements to earn money from Facebook Stars

1. You must meet the Community Standards.
2. You must pass and remain compliant with Facebook's Partner Monetization Policies and Content Monetization Policies.
3. You must have 500 followers for at least 30 consecutive days.
4. You must live in a country eligible for Stars.
5. You must agree to the Stars Terms and Conditions.
6. You must be at least 18 years of age.[40]

اسٹارز کے لیے تمام فیس بک اکاؤنٹ ہولڈرز اہل نہیں ہوتے، تاہم جن کے فالوورز 500 سے زائد ہوں گے اور وہ متحرک ہوں گے تو وہ اس فیچر کے اہل ہوں گے۔اگرچہ 500 فالوورز کے ساتھ بھی کوئی بھی شخص اسٹارز فیچر کا اہل ہو جائے گا، تو فیس بک کے از خود فیچر کے تحت

---

[38] facebook, *About Facebook Stars*, Access Date: Nov 26,2023،https://www.facebook.com/formedia

[39] google, *how to earn money on Facebook stars* , Access Date: Dec 26,2023, https://www.google.com/search

[40].facebook, *Eligibility requirements to earn money from Facebook Stars* , Access Date: Oct 26,2023,https://www.facebook.com/business/help/300444652164185

اس کی کئی ویڈیوز اور پوسٹس پر اسٹار نظر آجاتا ہے۔کیوں کہ مذکورہ فیچر کے تحت فیس بک بظاہر ان کانٹینٹ کریئیٹرز کو اسٹارز زیادہ دے گا جو ٹک ٹاک(reels)کی طرح تخلیقی ویڈیوز بناتے ہوں گے۔

شرعی حکم:

جس طرح اوپر طریقہ کار میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ صارف کی جانب سے کانٹینٹ کریئیٹر (مواد بنانے والا) کو سٹار دیے جاتے ہیں جس کے ذریعے سے وہ پیسے کماتے ہیں تو یہاں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ پیسے کمانا کونٹیٹ بیس ہے یعنی بنانے والا جو چیز بناتا ہے پیسے اسی وجہ سے لوگ دیتے ہیں تو یہ دیکھا جائے گا کہ کونٹینٹ بنانے والا کس طرح کا مواد بناتا ہے اگر وہ ایسے ویڈیوز ہیں جو کہ حرام کام پر مبنی ہے گانے بجانے یا فلمیں اپلوڈ کرتے ہیں تو اس صورت میں ایسے لوگوں کو پیسے دینا سپورٹ کرنا بھی حرام ہوگا اور ویڈیوز بنانے والے کے لیے پیسے کمانا بھی ناجائز ہوگا۔دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ کونٹینٹ اگر صحیح ہو تو اس صورت میں پیسے کمانا یا سپورٹ کرنا جائز ہے۔

انسٹاگرام سے کمانے کے طریقے:

مونیٹائزیشن کا طریقہ کار:

انسٹاگرام پر پیسہ کمان کا ایک طریقہ ویڈیو کے دوران چلنے والے اشتہارات ہیں۔آپ کی کمائی کا انحصار انسٹاگرام کے مطابق آپ کے ویڈیو کو ملنے والے viewsکی تعداد یا MonetizablePlaysپر ہوتی ہے۔آپ کو ہر viewسے پیدا ہونے والی اشتہاری آمدنی کا 55% ملے گا۔41

انسٹاگرام مونیٹائزیشن پالیسیز،ریکوائرمینٹس،(Instagram Requirements)

Eligibility requirements

1. To be eligible for Instagram Subscriptions, you must:

Meet our Partner Monetization Policies

2. Remain compliant with Instagram's Community Guidelines and Content Monetization Policies.

3. Have a professional account on Instagram with at least 10,000 followers.

4. Be 18 years or older.

5. Agree to the Instagram Subscriptions Terms of Use[42]

۱۔انسٹاگرام سبسکرپشن کے اہل ہونے کے لیے جو پارٹنر مونیٹائزیشن پالیسیز ہیں ان کو پورا کریں۔

۲۔Instagram کی کمیونٹی گائیڈلائنز اور مواد مونیٹائزیشن کی پالیسیوں کے مطابق رہیں۔

۳۔کم از کم 10,000 سبسکرائبر کے ساتھ انسٹاگرام پر پیشہ ورانہ اکاؤنٹ رکھیں۔

۴۔18سال یا اس سے زیادہ عمر ہو۔

---

41. Instagram, *Instagram Content Monetization Policies*, Access Date: Nov 26,2023, https://help.instagram.com

42. Instagram, *Instagram Content Monetization Policies,* Access Date: Jan 3,2024, https://help.instagram.com

۵۔انسٹاگرام سبسکرپشن کے استعمال کی شرائط سے اتفاق کریں۔

انسٹاگرام پالیسیز کے تحت انسٹاگرام سے وہ شخص Earning کر سکتا ہے جس کے فالوورز 10000 دس ہزار ہوں اور ان کے قواعد وضوابط کو فالو کریں گے اسی طرح 18 سال سے کم عمر بھی نہ ہو جس کی عمر 18 سال سے زیادہ ہے وہ اپنے پروفیشنل اکاؤنٹ کو مونیٹائیز کر سکتا ہے۔

انفلوئنسر (Influencer) کے ذریعے انسٹاگرام سے پیسے کمانا:

طریقہ کار:

انسٹاگرام پر انفلوئنسر میں یہ ہوتا ہے کہ آپ کے اکاؤنٹ پر جتنے بھی فالوورز ہیں ایک ہزار دو ہزار پانچ ہزار دس ہزار اسی حساب سے برانڈ کمپنی آپ سے رابطہ کرتی ہے اس میں وہ آپ کے اکاؤنٹ پر اسٹوری لگواتے ہیں یا پیڈ پوسٹ کرواتے ہیں کہ ہمارا کوئی نیا سوٹ آیا ہے یا نیا موبائیل آیا ہے وغیرہ اس طرح کی چیزیں آپ کے اکاؤنٹ پر کمپنی چلاتی ہے تاکہ لوگ ہماری پراڈکٹ کو دیکھیں اور یہ کمپنیز ان لوگوں سے رابطہ کرتی ہیں جن کہ فالوورز زیادہ ہوں اور اکاؤنٹ ایکٹو ہو۔انفلوئنسر میں آپ پیڈ پوسٹ کر سکتے ہیں کوئی پراڈکٹ ہے اس کا ریویو (اسٹوری) دے سکتے ہیں اس کے بدلے آپ کو کمپنی (PR) پیکیج بھی دیتی ہے اور پیسے بھی سینڈ کرتی ہے پروڈکٹ کے ساتھ۔وہ اس پر Depend کرتا ہے کہ آپ کے کتنے فالوورز ہوتے ہیں۔[43]

اسکل سروس سیل کر کے انسٹاگرام سے پیسے کمانا:

طریقہ کار:

اسکل سروس میں یہ ہوتا ہے کہ کسی کے برینڈ یا ایجنسی وغیرہ کا نام رکھ کے انسٹاگرام پر پیج یا اکاؤنٹ بنایا جاتا ہے اور پھر اسی کے رلیٹڈ (Related) وڈیو یا پوسٹ کرنی ہوتی ہیں جس سے یہ ہوتا ہے کہ لوگ آپ سے رابطہ کرتے ہیں اور آپ کی اسکل سروس ہوتی ہے۔مثلاً کوئی آدمی وڈیو ایڈیٹر ہے تو وہ وڈیو سیل کر سکتا ہے یا کوئی آدمی ویب سائٹ بنانا جانتا ہے تو وہ ویب سائٹ سیل کر سکتا ہے[44]

آن لائن اسٹور (Ecommerce store)

طریقہ کار:

آج کے اس جدید دور میں انسٹاگرام جیسا پلیٹ فارم جس میں آپ آن لائن اسٹور اکاؤنٹ یا پیج بنا کر چیزوں کو آسانی کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔مثال کے طور پر کسی کا ٹی شرٹ وغیرہ کا اسٹور ہے تو اس پے وہ سیل کر سکتے ہیں تو آپ وہ اسٹور کریئیٹ (Create) کریں اور جو آپ کے پاس پروڈکٹ ہے اس کی پوسٹ لگائیں اس میں جو انفلوئنسر ہوتے ہیں ان کو کچھ پیسے دے کر ان سے پرموشن کروائیں گے تو آپ کے پروفائل کو لوگ دیکھیں گے وہاں سے کچھ سیل آئیں گی اسی طرح آپ کی آٹو رینج آنا اسٹارٹ ہو جائیگی جس سے آپ ایڈز لگا کے وہاں سے پیسے کما سکتے ہیں[45]

---

43. Influencer Marketing Hub. *What is an Influencer*, Social *Media Influencers Defined* , Access Date: Nov 26,2023,https://influencermarketinghub.com/what-is-an-influencer

44. Shopify, *Enable Instagram Shopping features*, Access Date: Nov 13,2023, https://www.shopify.com/blog/make-money-on-instagram

45. Shopify.*Open your own ecommerce store*, Access Date: Oct 26,2023, https://www.shopify.com/blog/make-money-on-instagram

انسٹاگرام سے آمدن کا شرعی حکم:

انسٹاگرام پے جن طریقوں سے کمایا جاتا ہے ان میں جب کسی برانڈ کی مختلف اشیاء کی تشہیر کرکے انہیں فروخت کیا جائے یا ای کامرس کی صورت میں اپنا ذاتی اسٹور بنا کر آن لائن اشیاء فروخت کی جائیں تو مذکورہ طریقوں میں اس بات کا یقینی خیال رہے کہ محض حلال اور جائز اشیاء ہی کی جائز طریقے سے تشہیر اور بیع کی جائے، کسی غیر شرعی چیز کی تشہیر کرنا یا شرعاً جائز اشیاء کی ناجائز طریقے سے تشہیر اور بیع کرنا درست نہیں ہے۔اسی طرح کوئی برانڈ یا کوئی چیز اگر آن لائن بیچتے ہیں تو اس کی کوالٹی میں اچھائی اور خامی دونوں بتائی جائیں اس کے ساتھ قیمت وغیرہ بھی مقرر کی جائے کیوں کہ عموماً آن لائن اسٹور زپر ان چیزوں کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔جو چیز پیج یا اکاؤنٹ پے دکھائی جارہی ہے وہ چیز بھی اس کی ملکیت میں ہونا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ چیز اپنے چینل پے دکھارہا ہو پر ہو کسی اور کی ملکیت تو ایسا بھی جائز نہیں ہے۔

ایسی تمام صورتیں جن میں مصنوعات کو خود خریدنے اور قبضہ کرنے سے پہلے ہی کسٹمر کو فروخت کردیا جاتا ہے، شرعاً جائز نہیں ہیں۔ہاں اگر فروخت کرنے والا خریدار کو بتادے کہ چیز میری ملکیت میں نہیں ہے میں کسی اور سے خرید کر آپ کو اتنی قیمت میں دیتا ہوں ۔تو فروخت کرنے والا اس سامان کو خرید کر اپنے قبضہ میں لے کر باقاعدہ سودا کرکے مشتری کو فروخت کردے تو یہ درست ہے۔اسی طرح اگر انسٹاگرام پر اکاؤنٹ بنا کر مونیٹائیز کرا کے پیسہ کمانا ہو تو اس میں ان چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے جو یوٹیوب، فیس بک مونیٹائیزیشن میں بھی گزر چکی ہیں کہ جو آپ کے اکاؤنٹ پر اشتہار چل رہا ہے وہ غیر شرعی نہ ہو شریعت کے خلاف بھی نہ ہو۔اس میں موسیقی وغیرہ کا وڈیو نہ ہو۔کسی بھی غیر شرعی چیز کا اشتہار نہ ہو اور کوئی غیر شرعی معاہدہ نہ کرنا پڑتا ہو۔

ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شرائط کی پاسداری کرتے ہوئے انسٹاگرام سے پیسے کمائے جائیں تو یہ جائز ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ [46]

ترجمہ: اے ایمان والو، ہماری دی ہوئی پاک چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اسی طرح قرآن کریم میں دوسری جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ -[47]

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور گناہ وزیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

نتائج

1. یوٹیوب اور فیس بک چینلز پر وڈیو اپ لوڈ کرکے جو کمائی ہوتی ہے وہ چینل مونیٹائیز کے بعد ان پر اشتہارات (Ads) چلنے سے ہوتی ہے۔اب اس میں دیکھا یہ جائے گا کہ چینلز پر مواد اور اشتہارات کس قسم کے ہیں اگر مواد جھوٹ، غلط بیانی، فحاشی پھیلانے پر مبنی ہے تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن بھی ناجائز ہو گی اس کے برعکس اگر مواد اچھا نشر کیا جارہا ہے تو اس سے حاصل ہونے والی آمدن بھی جائز ہو گی۔

[46]۔ القرآن 2: 172

[47]۔القرآن 5: 2

2. اسی طرح جو اشتہارات چینلز پر دکھائے جاتے ہیں اس میں چینل مالک کے ذمہ لازم ہے کہ وہ ان تمام کیٹیگریز کے اشتہارات کو بلاک کرے جو ناجائز و حرام کاروبار کی مشہوری کے لیے ہوں، یا پھر وہ اشتہارات خود ناجائز مواد پر مشتمل ہوں، اسی طرح اگر کوئی ناجائز اشتہار ایک دفعہ ویڈیو میں استعمال ہو گیا ہو اور بعد میں چینل کے مالک کو اس کا علم ہوا ہو تو اس اشتہار کو بھی فوراً ابلاک کرنا ضروری ہے۔

3. اگر اشتہار کا مواد اور بنیادی کاروبار جائز ہو مگر اس کے بیک گراونڈ میں میوزک ہو تو چینل کے مالک پر لازم ہے وہ بذریعہ ای میل یا کسی دوسرے ذریعے سے گوگل کو میوزک نہ لگانے کا کہے، اگر گوگل میوزک نہیں ہٹاتا تو چینل کا مالک اپنے چینل اور ویڈیو میں یہ تحریر کر دے کہ اشتہارات کے وقت آواز بند کر دی جائے۔ان تمام تدابیر اور احتیاطات کے بعد اگر کسی حرام کاروبار کا اشتہار، یا ناجائز مواد پر مشتمل اشتہار ویڈیو میں استعمال ہو جائے تو چینل کا مالک گناہگار نہ ہو گا، اسی طرح تحریری تنبیہ کے بعد بھی اگر کوئی شخص اشتہار کا میوزک سنتا ہے اور آواز بند نہیں کرتا تو اس کا گناہ بھی چینل کے مالک پر نہ ہو گا۔

4. فیس بک سٹار کے ذریعے سے اگر کوئی کمائی کرتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ حلال اشیاء کی ویڈیوز بنائے شریعت کے حدود کے اندر اگر اس طرح ہے تو فیس بک سٹار کے ذریعے سے پیسے کمانا جائز ہو گا اگر اس کے مخالف ہو تو حرام ہو گا۔

5. یوٹیوب پروموشن کے ذریعے سے کمانے کی لیے ضروری ہے کہ پروموشن کسی ایسی کمپنی کی نہ ہو جو حرام یا کسی نقصان دہ کمپنی کا ہو ورنہ اس سے آمدن ناجائز ہو گی۔

6. پریمیئم ممبر شب اس صورت میں لینا جائز ہو گا جب اس سے کوئی حرام کی ویڈیو نہیں دیکھی جا رہی ہو۔

سفارشات:

سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز کے ذریعے آمدنی کی شرعی حیثیت کے متعلق فتاویٰ جات تو موجود ہیں لیکن متفرق اور غیر مرتب ہیں لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام فتاویٰ جات کو جامع اور بہتر انداز میں مرتب کیا جائے اور تمام فتاویٰ جات کو کتابی شکل دے کر باقاعدہ مدوّن کیا جائے۔اسی طرح ان فتاویٰ جات کی روشنی میں اس پر مزید تحقیقی کام بھی ہو سکتا ہے۔

مقالہ ہذا میں سوشل میڈیا کے مشہور اور معروف پلیٹ فارمز کے ذریعے آمدنی کی شرعی حیثیت سے متعلق گفتگو کی گئی ہے لیکن ان کے علاوہ پلیٹ فارمز مثلاً ٹویٹر، واٹس ایپ، سنیپ چیٹ، ٹک ٹاک، لنکڈان وغیرہ کے ذریعے آمدنی کی شرعی حیثیت سے متعلق بالتفصیل احکام جاننے کی کوشش و سعی کی جائے۔اس موضوع سے متعلق مواد اکثر انگریزی اور عربی زبان میں موجود ہے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مواد کو اردو میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔